بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

اللہ مددگار ہے مومنوں کا (اسی لئے) انہیں گمراہی کے اندھیروں سے ہدایت کی روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

ایمان افروز اور شرک سوز مقالہ
موسومہ بہ

حضرت پیرانِ پیرؒ کی شخصیّت سیرت اور تعلیمات

از رشحاتِ قلم

علّامہ پیر سیّد نصیر الدّین نصیرؔ گیلانی

سجّادہ نشین آستانۂ عالیہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف

خطا ونسیان معرضِ وجود میں آسکتا ہے، صوفیاء سے نہیں، کہنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ اگر کسی صوفی کی تحریر میں کوئی مسئلہ زیرِ بحث غلط قرار دیا جائے تو اُسے دلائلِ عقلیّہ ونقلیّہ سے غلط ثابت کیا جائے۔ اگر قائم کردہ دلائل وزنی ہوں گے تو اربابِ علم، صوفی کے فیصلہ کو غلط قرار دینے میں حق بجانب ہوں گے۔ مگر اِس سے صوفیاء کی روح خوش ہوگی نہ کہ رنجیدہ۔ کیونکہ اُن کی بات کے مقابلے میں جو دلائل قائم کئے جا رہے ہیں، وہ قرآن وسنّت سے لائے گئے ہیں۔ صوفیاء کو اِس قدر تنگ نظر بھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ وہ آج کے علمِ خام رکھنے والے ایک کم حوصلہ ملاّ کی طرح اپنے کسی فیصلے کے خلاف کوئی قوی تر دلیل بھی سُن کر چراغ پا ہو جائیں گے۔ لہٰذا حضرت پیرانِ پیرؒ کے مواعظ میں توحیدِ باری تعالیٰ کے سلسلے میں جو کچھ بیان ہوا ہے، اگر آج کے کسی مدّعیِ علم کے نزدیک وہ غلط ہے تو اُس پر لازم ہے کہ وہ حضرت غوثِ پاکؒ کی اُن عبارات کا قرآن وسنّت کے ٹھوس دلائل کی مدد سے رَد لکھے، ورنہ صرف زبانی جمع خرچ سے کوئی فائدہ نہیں۔ زیادہ سے زیادہ ہم اِسے چاند کی طرف مُنہ کر کے تھوک دینے کی عادت ہی سے تعبیر کریں گے اور یہ کوئی نئی بات نہیں، بلکہ چاندنی راتوں میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔

بقولِ عارفِ رومیؒ ؎

مہ فشاند نور و سگ عو عو کند
ہر کسے بر فطرتِ خود می تند

یا بقولِ راقم ؎

سکھائے کون کُتّے کو کسے بھونکے، کہاں بھونکے

یہ اُس کی اپنی مرضی ہے، جسے بھونکے، جہاں بھونکے

اللہ تعالیٰ سب کو حقائق تسلیم کرنے کی توفیقِ ارزانی فرمائے، بالخصوص اُن کو جو دینی علوم کا علم رکھنے کے مدّعی ہیں، کیونکہ حصولِ علم کا واحد مقصد حقائق تک رسائی حاصل کرنا ہے، اگر دل میں یہ جذبہٴ صادق موجزن نہ ہو تو محض شیخ القرآن، شیخ الحدیث یا شیخِ طریقت کہلانے سے کوئی ایسا نتیجہ برآمد نہیں ہوتا، جسے ہم نجاتِ اُخروی اور خدا اور رسول کی خوشنودی کا سبب قرار دے سکیں۔ اسی لئے حضرت سعدیؔ شیرازیؒ نے اپنے ایک مصرعہ میں علم اور حصولِ علم کے مقاصد کو بیان فرماتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ ع

علمے کہ راہِ حق نہ نماید، جہالت است

اِن الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ اللہ حافظ

نیاز مندِ بارگاہِ غوثیہ، **فقیر نصیر الدّین نصیؔر** کان اللہ لہٗ